جمعرات | 28-اگست 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 190 | جمعرات 24 ربیع الثانی۔1418ھ 28 ظہور 1376ہش 28 اگست 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ زمین و آسمان کا نور اور رحمتوں کا سرچشمہ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ 181 حاشیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر' دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور ان کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی کہ پیغام موت آجاتا ہے۔ اب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے۔ انہی قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق کو پالیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا' لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خداداد قویٰ سے کام لے بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے؟ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔ برکریماں کارہا دشوار نیست

(ملفوظات جلد اول صفحہ 232)

خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کریں محبت اور عشق کے جذبے سے کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کریں محبت اور عشق کے جذبے سے خرچ کریں۔ اس کا ایک بہت بڑا فائدہ آپ کو یہ پہنچے گا کہ کبھی دل میں کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو عشق کی خاطر خرچ کرتا ہے وہ قبولیت پر بہت ممنون ہوا کرتا ہے۔ وہ قبولیت پر احسان نہیں جتاتا بلکہ اس کی خدمت' اس کا تحفہ قبول ہو تو زیر احسان ہو کر اس در سے لوٹا کرتا ہے۔ پس خدا کے حضور جو محبت سے قربانیاں آپ پیش کریں گے ہمیشہ احسان کے جذبے سے لدے ہوئے اور دہرے ہوتے ہوئے واپس لوٹیں گے کہ اللہ کی شان اس نے ہماری حقیر قربانی کو قبول فرما لیا۔ اور اگر عشق کا جذبہ نہ ہو تو بسا اوقات شیطان آپ کے دل میں رعونت پیدا کر دے گا۔ آپ کہیں گے ہم نے اتنی قربانیاں کیں' ہم نے فلاں وقت اتنے چندے دیئے آج جماعت ہم سے یہ سلوک کر رہی ہے' آج ہم نے کوئی نادانی کی تو ہمیں بھی سزا دی جاتی ہے حالانکہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے کیا کیا چندے دیئے تھے کتنی بڑی بڑی قربانیاں دی تھیں۔ یہ تکبر ہے جو کلیتاً ہر نیکی کو اس طرح چٹ کر جاتا ہے جیسے اس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ نیکی کو تو چٹ کر جاتا ہے مگر اپنے گند پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور جتنی بیماریاں ہیں وہ ان کیڑوں کے پیچھے چھوڑے ہوئے گند کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ میں بیمار ہو گیا لیکن اس کو پتہ نہیں کہ دکھ ہے کس بات کا۔ کیڑوں کے داخل ہو کر اس کے خون کے ذروں کو کھانے کا دکھ نہیں ہوتا۔ اس وقت تو انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ مجھ سے کیا ہو رہا ہے۔ جب وہ کیڑے اپنا گند جسم میں پھینکتے ہیں' جب وہ ٹوٹتے ہیں اور ان کے گندے ذرات بکھرتے ہیں تو اس غلاظت کا دکھ ہے جو انسان محسوس کرتا ہے بخار کی صورت میں یا اور جسمانی دردوں کی صورت میں۔ تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ اگر تمہارے اندر محبت کے سوا کوئی اور کیڑا داخل ہو گیا اور ریاء کے ذریعے تم نے خرچ کرنا شروع

باقی صفحہ 7 پر

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد رفیق صاحب (مربی سلسلہ) کو پہلے بیٹے سے 97-8-22 کو نوازا ہے۔ نومولود وقف نو تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم چوہدری سردار علی صاحب آف جرمنی کا پوتا اور چوہدری نذر محمد نذیر صاحب گولیکی صدر جماعت احمدیہ دارالشکر کا نواسہ ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام "راشد احمد ناصر" عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ بینا الٰہی بنت مکرم نصرت الٰہی صاحب (ٹیکنیکل مینجر اشرف شوگر ملز) پنجاب یونیورسٹی کے BFA (ڈیزائننگ) فرسٹ ایئر کے امتحان میں اول آئیں ہیں۔ اور ٹیلنٹ ایوارڈ کی حقدار قرار پائی ہیں۔ عزیزہ بینا الٰہی محترم امام علی صاحب کی پوتی اور محترم ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ عزیزہ کا یہ اعزاز انکی مزید دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

○ مکرم نصیر احمد صاحب علوی (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) آف نواب شاہ کی بیٹی عزیزہ انیقہ چوہدری نے امسال ہونے والے ہومیو پیتھک سال اول کے امتحان میں ملک بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزہ کی مزید کامیابیوں کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم اسد اللہ چانڈیو صاحب قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں کوئی دوا فائدہ نہیں دے رہی۔ احباب کرام سے موصوفہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ماسٹر نذیر احمد بدر صاحب صدر جماعت و امیر حلقہ سرشمیر روڈ فیصل آباد 97-7-8 سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہیں۔ اگرچہ کچھ افاقہ ہے مگر مکمل آرام نہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع و خدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قیمت	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد	روزنامہ
2 روپے 50 پیسے	مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

28- ظہور 1376 ہش   28- اگست 1997ء

اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت

خدا تعالیٰ کے افضال و انعامات کا اپنے پیاروں پر نزول کئی اقسام اور کئی پہلو رکھتا ہے۔ ان میں سے ہر پہلو بہر حال ایسا نہیں ہوتا جو پوری طرح سمجھ میں آ جائے۔ شاید اس لئے کہ اگر خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور معجزے پوری طرح سمجھ میں آ جائیں تو انسان اور خدا میں فرق کیا ہوا؟ بہت سے لوگ اس بات پر راضی نہیں ہوتے اور اللہ کی قدرتوں کو سمجھنے کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی عقلی دلیل یا سمجھ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے انسانی ذہن کو مطمئن کیا جا سکے۔ تاہم اللہ کے پاک لوگوں کے ساتھ ایسے بے شمار واقعات پیش آتے رہتے ہیں جن پر لاکھ غور کرو، جس جس پہلو سے، زاویہ بدل بدل کر سوچو کوئی عقلی دلیل سامنے نہیں آتی۔ ایسے واقعات جب تک ماضی میں تھے ان پر یقین کرنا مشکل ہو جاتا تھا مگر حضرت بانی سلسلہ کی بعثت کے بعد ہماری آنکھوں کے سامنے ایسے واقعات جب ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں تو ان پر یقین آ ہی جاتا ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ کی ترقی جو معجزانہ رنگ میں تیز رفتاری سے ہو رہی ہے وہ بھی اللہ کی رحمتوں کے نزول کا ایک ایسا ہی پہلو ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے کسی مذہب کے دور میں کسی شہر یا مقام میں یا دنیا میں مجموعی طور پر ایسی تیز رفتار ترقی کے واقعات نہیں ہوئے جو آج ایک چھوٹی سی اور غریب سی جماعت کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ جس کی مخالفت ہر وقت موجود رہتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کی حیات مبارکہ میں ایسے بعض عجیب در عجیب واقعات ملتے ہیں جو ہماری مذکورہ بالا بحث کو تقویت دیتے ہیں اور آخر کار یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ایک زندہ خدا موجود ہے جو اپنے پیاروں سے محبت کرتا ہے اور کبھی کبھی اپنے حسین رخ سے نقاب ذرا سا سرکا کر اپنی ہستی کی ایک ہلکی سی جھلک دکھلا دیتا ہے۔ اور یہ نظارہ اللہ کی محبت میں سرشار اس کے عاجز بندوں کو تڑپا کر رکھ دیتا ہے اور دل بے اختیار آنکھوں سے بہہ پڑتا ہے۔ یہ محبت کے آنسو وہ قیمتی متاع ہیں جو انسانی زندگی کا حاصل ہیں۔ مرنے والوں پر بے اختیار اور بے شمار رونا تو ایک بے چارگی کا فعل ہے۔ تکلیف میں چلانا اور آنسو بہانا تو اعبث اور بے کار کام ہے۔ موتیوں سے زیادہ قیمتی تو وہ آنسو ہے۔ جو ایک عاجز بندہ تنہائی میں اپنے رب کو یاد کر کے بہاتا ہے اور ایسے آنسوؤں کے محرک جو واقعات اور کیفیات ہوتی ہیں ان کا ایک تذکرہ کرنے کے لئے آج ہم نے ذیل کا ایک واقعہ منتخب کیا ہے۔

حضرت مولانا شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سیرۃ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذکر میں یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

جن ایام میں (حضرت بانی سلسلہ) گورداسپور مقدمات کی پیروی کے لئے قیام پذیر تھے ایک روز مولوی یار محمد صاحب قادیان سے گورداسپور پہنچے۔ اور انہوں نے حضرت (اماں جان) کی علالت کی خبر دی۔ مفتی فضل الرحمن صاحب کے پاس ایک گھوڑا تھا۔ اور وہ اپنا گھوڑا لے کر گورداسپور رہا کرتے تھے۔ تاکہ اگر ضروری کام پیش آ جائے تو فوراً سوار ہو کر روانہ ہوں۔ وہاں کے قیام میں دودھ اور برف کا انتظام بھی ان کے سپرد تھا۔ غرض مولوی یار محمد صاحب یہ خبر لے کر پہنچے۔ مفتی فضل الرحمن صاحب کہتے ہیں کہ میں سویا ہوا تھا اور خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت (بانی سلسلہ) میرے پاؤں کو دبا رہے ہیں۔ اور میں جلدی میں اٹھا ہوں اور اپنی پگڑی تلاش کرتا ہوں۔ ادھر یہ خواب دیکھ رہے تھے کہ یکایک انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص پاؤں کو دبا رہا ہے۔ انہوں نے زور سے آواز دی۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمایا میاں فضل الرحمن اٹھو جلدی "کام ہے۔ یہ گھبرا کر اٹھے اور انگیٹھی پر اپنی پگڑی تلاش کرنے لگے۔ اندھیرا تھا۔ حضرت نے پوچھا کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ پگڑی تلاش کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ میری پگڑی باندھ لو۔ مولوی یار محمد صاحب آئے ہیں۔ والدہ محمود بیمار ہیں۔ تم فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر جاؤ۔ میں خط لکھتا ہوں۔ اور ان کے قلم سے یہ جواب لکھوا کر لاؤ۔ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر گھوڑے کے آگے دانہ رکھ دیا اور تیار ہو گیا حضرت نے خط ختم کیا تو مولوی عبدالکریم صاحب نے فجر (کا اعلان توحید دیا) میں سوار ہو کر چلا آیا۔ اور یہ حیرت انگیز امر ہے۔ میں نہیں جانتا میرے لئے زمین کس طرح سمٹ گئی۔ میں قادیان پہنچا تو (فجر) ہو رہی تھی۔ میں نے گھوڑے کو دروازے کے ساتھ کھڑا کیا۔ اور اوپر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت (اماں جان) خود ہی تشریف لائیں اور میں نے واقعہ عرض کیا۔ اور خط دے کر کہا کہ اس کے لفافہ پر ہی جلد (حضرت صاحب کے نام) اپنی خیریت کی خبر لکھ دیں۔ چنانچہ حضرت (اماں جان) نے ایسا ہی کیا اور میں فوراً روانہ ہو گیا۔ اور میں نہیں جانتا۔ کیا ہوا۔ کہ میرا گھوڑا گویا پرواز کرتا ہوا جا رہا تھا۔ جب گورداسپور پہنچا ہوں تو عبادت ختم ہوئی تھی۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے دریافت فرمایا۔ تم ابھی گئے نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ جواب لے آیا ہوں۔ اور یہ کہہ کر وہ لفافہ پیش کر دیا آپ ہنستے رہے اور فرمایا'

کوئی اس کو کیا سمجھے گا۔ مگر یہ اعجاز ہے۔

قارئین کرام! قادیان کا گورداسپور سے فاصلہ قریباً 20 میل ہے اب اس فاصلے کا آپ اندازہ لگائیں۔ کوئی بھی پہلو سوچیں گھوڑا تیز تھا یا شاید اس روز عبادت ذرا تاخیر سے ہوئی ہوگی' راستہ اتفاقاً صاف مل گیا ہوگا۔ یا کوئی اور وجہ ذہن میں لائیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اس روایت کو درج کر کے اس پر کئی پہلوؤں سے غور کیا ہے۔ کئی اندازے قائم فرمائے ہیں مگر عقل کے کسی کونے میں اس فاصلہ کو اعلان اور عبادت کے اختتام کے درمیان کے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں طے کرنا ممکن دکھائی نہیں دیتا۔ اور یہ واقعہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں کئی بار درج ہو چکا ہے۔ اور ہر بار عقل حیران ہوتی ہے اور سوچ اللہ کی محبت کے در پر سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔

یہ اور ایسے دیگر واقعات اللہ کی قدرتوں کا نظارہ دکھانے کے لئے آتے ہیں اور یہ بتانے آتے ہیں کہ مولا کریم کی طاقتوں پر پورا یقین رکھنا چاہئے۔ وہ چاہے تو کوئی امر ناممکن نہیں رہتا۔ صرف اللہ کی محبت اور توجہ اور اس کی اقتداری طاقتوں کو کھینچنے والا دل درکار ہے۔ جب یہ دل اللہ کے در پر سجدہ ریزہ ہو جاتا ہے تو ایک سال میں 30 لاکھ کی بظاہر ناممکن تعداد بھی ممکن ہو جاتی ہے۔ دو گھنٹے کا راستہ ایک گھنٹے سے بھی کم میں طے ہو جاتا ہے۔ روحانی امور میں تو بڑے بڑے طویل اور لمبے راستے ایک قدم میں طے کرنے کا ذکر بھی موجود ہے

بنگر شوخی ازیں شیخ عجم۔ طے کرد بیاباں از یک قدم

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ اس شیخ کی شوخی تو دیکھو کہ کتنا طویل بیاباں ایک ہی قدم میں طے کر گیا۔

غم کے اظہار کا یارا ہے نہ ضبطِ غم کا
میرے ساقی نے دیا بھی ہے تو ساغر سم کا
میں بہرحال' بہر گام رہوں گا ممنون
کیا یہ کم ہے کہ بھروسہ نہیں اپنے دم کا
ان کے ہاتھوں میں ہے ڈوری مرے سانسوں کی مگر
ان کی ہر بات ہے میرے لئے ساغر جم کا

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے وصال الٰہی کا راستہ ایسا آسان کر دیا ہے کہ اگر صاحب ایمان کے دل میں ذرا بھی محبت ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا کہ میں لکھنؤ میں ہوں اور کچھ روساء شہر مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں اور ایک کمرہ میں جس میں قالینوں کا فرش بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے۔ اس وقت ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ روح کے زندہ رکھنے کی کیا صورت ہے۔ میں نے انہیں جواب میں کہا کہ زندہ رہنے والی دو چیزیں ہوتی ہیں۔ جسم اور روح جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو نہ بول سکتا ہے نہ چل سکتا ہے نہ خود کوئی کام کر سکتا ہے۔ اسے زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا سامان پیدا کیا ہے؟ یہی کہ اس کے اندر رونے کی طاقت پیدا کر دی ہے۔ اس کی ماں ہر وقت تو اس کے پاس نہیں رہتی۔ کبھی کھانا پکا رہی ہوتی ہے کبھی کپڑے دھو رہی ہوتی ہے کبھی برتن مانجھ رہی ہوتی ہے۔ کبھی اپنی سہیلیوں سے باتوں میں مشغول ہوتی ہے اور کبھی اپنے خاوند سے چونچلے کر رہی ہوتی ہے۔ اس وقت کبھی بچہ کو کوئی مرض ستاتا ہے۔ کبھی بھوک لگتی ہے۔ کبھی کوئی اور خطرہ پیش آتا ہے تو وہ زور سے چلاتا ہے اور روتا ہے تو اس کی ماں دوڑ کر اس کے پاس آ جاتی ہے۔ یہ طریق خدا تعالیٰ نے جسم کو زندہ رکھنے کے لئے تجویز کیا ہے۔ بعینہ ایسا ہی طریق روح کے زندہ رکھنے کے لئے اس نے تجویز کیا ہے۔ جب روح کمزور ہو اور اس پر مردنی طاری ہونے لگے۔ تو انسان سجدہ میں گر جاتا ہے۔ اور بچہ کی طرح خدا تعالیٰ کو رو رو کر پکارتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور اس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس وقت میری تقریر میں جوش پیدا ہو گیا اور آواز بلند ہو گئی اور میں نے انگلی اٹھا کر اور اسے الٹا کر کے قالین پر مارا۔ اور کہا یوں مصلّٰی پر سر رکھ کر جب روح کا بچہ روتا ہے اور وہاں اس کے آنسو گرتے ہیں تو اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اس کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے اس کے پاس آتا ہے جس طرح ماں بچہ کے پاس آ جاتی ہے۔ غرض رونا اور آنسو ہی جسم کو بچاتے ہیں اور رونا اور آنسو ہی روح کو بچاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے بچہ کی آواز پر دوڑتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی محبت کا جواب محبت میں دینے کے لئے دوڑتا ہے۔ اور ان محبت کے تعلقات میں کبھی کوئی کوتاہی ہوتی ہے تو بندے کی طرف سے ہوتی ہے ورنہ خدا تعالیٰ ایک محبت کرنے والی ماں سے بھی بڑھ کر چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے پیار کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے محبت کا سلوک کرے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ بندے کو اپنی محبت بھری گود میں اٹھا کر اسے تسلی دے لیکن وہ انسان جو مصائب میں مبتلا ہوتا ہے وہ انسان جو آلام کے بوجھ تلے دبا ہوتا ہے وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے اور اسے ان مصائب و آلام سے نجات بخشے اور وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے اس بات کا کہ کوئی اس کا سہارا بنے اور اسے تسلی دے وہ محتاج اور کمزور انسان مستغنی بنا رہتا ہے مگر وہ مستغنی خدا عرش پر بے تاب رہتا ہے اس بات کے لئے کہ اس کا بندہ اس کی طرف آئے اور وہ اسے اپنے قرب میں جگہ دے۔

پھر دعاؤں کی قبولیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جو لوگ ہم میں ہو کر اور ہم سے مدد مانگتے اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کے مقاصد کے حصول کے دروازے ان پر کھول دیتے ہیں اور ناممکن دکھائی دینے والی باتیں بھی ان کے لئے ممکن ہو جاتی ہیں۔

ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ان کی طرف سرکاری سمن آیا جس میں یہ لکھا تھا کہ آپ پر بعض لوگوں کی طرف سے ایک الزام لگایا گیا ہے اس کی جواب دہی کے لئے آپ فوراً حکومت کے سامنے حاضر ہوں۔ وہ یہ سن کر حیران رہ گئے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے مگر چونکہ سرکاری سمن تھا وہ چل پڑے۔ دس بیس میل گئے ہوں گے کہ آندھی آئی۔ اندھیرا چھا گیا۔ آسمان پر بادل اُمڈ آئے اور بارش شروع ہو گئی۔ وہ اس وقت ایک جنگل میں سے گزر رہے تھے جس میں دور دور تک آبادی کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ صرف چند جھونپڑیاں اس جنگل میں نظر آئیں۔ وہ ایک جھونپڑی کے قریب پہنچے اور آواز دی کہ اگر اجازت ہو تو اندر آ جاؤں۔ اندر سے آواز آئی کہ آ جایئے۔ انہوں نے گھوڑا باہر باندھا اور اندر چلے گئے۔ دیکھا تو ایک اپاہج شخص چارپائی پر پڑا ہے۔ اس نے محبت اور پیار کے ساتھ انہیں اپنے پاس بٹھا لیا اور پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے اور آپ کس جگہ سے تشریف لا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا نام بتایا اور ساتھ ہی کہا کہ بادشاہ کی طرف سے مجھے ایک سمن پہنچا ہے جس کی تعمیل کے لئے جا رہا ہوں۔ اور حیران ہوں کہ مجھے یہ سمن کیوں آیا۔ کیونکہ میں نے کبھی دنیوی جھگڑوں میں دخل نہیں دیا۔ وہ یہ واقعہ سن کر کہنے لگا کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ یہ سامان اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے پاس پہنچانے کے لئے کیا ہے۔ میں اپاہج ہوں رات دن چارپائی پر پڑا رہتا ہوں مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں۔ لیکن میں نے اپنے دوستوں سے آپ کا کئی بار ذکر سنا۔ اور آپ کی بزرگی کی شہرت میرے کانوں تک پہنچی۔ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کیا کرتا تھا کہ یا اللہ قسمت والے تو وہاں چلے جاتے ہیں میں غریب مسکین اور عاجز انسان اس بزرگ کے قدموں تک کس طرح پہنچ سکتا ہوں تو اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرما کہ میری ان سے ملاقات ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں اس سمن کے بہانے اللہ تعالیٰ آپ کو میرے لئے یہاں لایا ہے۔ ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ باہر سے آواز آئی۔ بارش ہو رہی ہے۔ اگر اجازت ہو تو اندر آ جاؤں۔ انہوں نے دروازہ کھولا۔ اور ایک شخص اندر آیا۔ یہ سرکاری پیادہ تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ بادشاہ کی طرف سے مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں بزرگ کے پاس جاؤں اور ان سے کہوں کہ آپ کو بلانے میں غلطی ہو گئی ہے دراصل وہ کسی اور کے نام سمن جاری ہونا چاہئے تھا مگر نام کی مشابہت کی وجہ سے وہ آپ کے نام جاری ہو گیا۔ اس لئے آپ کے آنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات سن کر وہ اپاہج مسکرایا اور اس نے کہا۔ دیکھا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ محض میرے لئے یہاں لایا ہے۔ سمن محض ایک ذریعہ تھا جس کی وجہ سے آپ میرے پاس پہنچے۔

ایک اچھی بات

ذکر الٰہی کے لئے "عبادت" ایک برتن ہے اگر ذکر الٰہی دل میں پیدا ہو تو "عبادت" سے انسان الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اگر یہ برتن ہے تو اسے ذکر سے بھریں۔ خالی نہ رہنے دیں۔

مرسلہ اعجاز احمد ایاز کوٹری

محترم صوفی غلام محمد صاحب کی آپ بیتی

میں یعنی صوفی غلام محمد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحقیق کر رہا تھا کہ ایک خواب دیکھا یہ خواب 1927ء کا ہے اس سال خاکسار جلسہ سالانہ پر گیا اور بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے منسلک ہو گیا ان دنوں مربی عبدالغفور صاحب تھے مربی صاحب کا میرے پاس آنا گاؤں والوں نے گوارا نہ کیا بار بار اصرار کرتے رہے کہ مولوی کو بند کر دو یہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے میں نے کہا مولوی ہدایت دیتے ہیں کہ گمراہ کرتے ہیں وہ کہنے لگے یہ گمراہ کرتا ہے ہدایت دینے والے اور ہوتے ہیں میں نے کہا میرے پاس آتا ہے مجھے گمراہ کرے گا میں آپ کے نزدیک پہلے ہی گمراہ ہوں۔ اسی جوش میں آ کر انہوں نے کہا ہم آپ کا بائیکاٹ کریں گے میں نے کہا حقہ تو پہلے نہیں پیتا اور کیا کرو گے کہنے لگے ماشکی پانی نہیں بھرے گا اور نہ بوکا' رسہ' بھونی کو ہاتھ لگانا میں نے کہا خیر میں پانی نہر سے لے آؤں گا اور کہا حجام تیری حجامت نہیں بنا دے گا ہمارے تندور پر روٹی نہیں پکانے دیں گے میں نے کہا گھر پر پکائیں گے یہ ساری باتیں ہمارے مربی صاحب سن رہے تھے۔ وہ نمبردار صاحب سے مخاطب ہوئے کہا۔ آپ کے گاؤں میں چور' زانی۔ بے نماز کتنے ہوں گے وہ کہنے لگے کئی ہوں گے تو مربی صاحب نے فرمایا ان کا کبھی بائیکاٹ کیا ہے کہنے لگے نہیں۔ پھر اس کا کیوں کرتے ہو۔ نمبردار صاحب پنجابی زبان میں کہنے لگے اہدا کون کردا اے۔ اتنے میں لوگ جوش میں آ گئے کہنے لگے یہاں سے چلے جاؤ۔ ہم واپس آ گئے بائیکاٹ کے اگلے روز میں اپنی بیوی کے مٹکے اٹھا کر نہر سے پانی لینے گیا متواتر تین دن پانی لائے اور گاؤں والوں نے ہمارا ہنسی مذاق اڑایا بہت خوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹی خوشی کا دو دن موقعہ دیا تیسرے دن شام کے وقت ماشکی پانی بھرنے گیا ایک مشک بھر کر لے آیا اور جب دوسری مشک لینے گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ کنواں چاروں طرف سے ملا ہوا ہے۔ بھونی' بوکا' رسہ اندر دب گئے ہیں۔ ماشکی نے پورا زور لگایا مگر رسہ نہ نکلا۔ آخر مایوس ہو کر میرے پاس آیا اور مسکرا کر کہا یار تیری بددعا سے ایسا ہوا ہے میرا بوکا' رسہ بھی ساتھ گیا۔ میں نے کسر نفسی کرتے ہوئے کہا یہ آپ لوگوں کی شامت اعمال ہی ہے جن تین چیزوں کا گاؤں والوں نے گھمنڈ کیا تھا وہ تینوں غائب ہو گئیں تا وقت انہیں حاصل نہیں ہوئیں پھر گاؤں والے مرد عورتوں کو ہمارے ساتھ مٹکے اٹھانے پڑے پھر گورنمنٹ کی طرف سے کنواں منظور ہوا اور 25 فیصد رقم گاؤں والوں نے دینی تھی اور سرفہرست اس عاجز کا نام لکھا اور چندہ وصول کیا اس کنوئیں کو آج پچاس پچپن سال ہو گئے ہیں اور کنواں قائم ہے بائیکاٹ کے بارے میں تحریر ہے کہ چند دن بعد حجام نے کہا میرے ایک من دانے مارے جاتے ہیں حجامت بنانے لگ گیا ماشکی نے کہا میں تو پانی ان کے مٹکے میں ڈال کر آ جاتا ہوں بائیکاٹ ختم ہو گیا اور نیا کنواں بعد میں بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور صرف ایک ہی دن میں سات بیعتیں ہوئیں خاکسار کی بیوی۔ مولوی مہرالدین صاحب اور ان کی بیوی۔ مولا بخش صاحب اور ان کی بیوی۔ اللہ دتا صاحب اور ان کی بیوی

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیے جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اسکے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہو گا اگر اسکے بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جائے گا دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ نصرت زین- سان فرانسسکو- امریکہ

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ

جب بے وقت فون کی لمبی گھنٹی بجے- تو میرا دل کانپ اٹھتا ہے- مجھے سب کہتے ہیں- کہ تم وہمی ہو- میں کہتی ہوں- کہ میری چھٹی حس تیز ہے- لٰہذا وہی ہوا- ڈاکٹر باجی نصیرہ صاحبہ نے ورجینیا سے فون کر کے بتایا- کہ آپا سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ نے نیویارک سے فون پر ابھی ابھی بتایا ہے- کہ ان کی بہن آپا سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ جو کہ ہماری بھابی تھیں- لاہور میں 22 مارچ کو اچانک وفات پاگئیں- یہ خبر سن کر میرے ہوش و حواس اڑ گئے- کچھ سمجھ نہیں آیا- پھر جب ڈاکٹر باجی نے دوسرا جملہ بولا- کہ بہت نیک' ہمدرد' پیاری ہستی سے ہم محروم رہ گئے ہیں- میں ابھی چار ماہ ہوئے مل کر آئی تھی- خدا ہی میرے دل کو صبر دے-

پچھلے سال 1996ء کے مارچ میں- میں اور میرے شوہر زین العابدین صاحب پاکستان اسلام آباد گئے- ابھی چند دن ہی ہوئے تھے- کہ عزیزم سید حسین احمد نے بتایا- (یہ میرا بھتیجا ہے-) اور ان دنوں یہ مربی اسلام آباد تھا- کہ اس کی امی بیمار ہیں- اور CMH لاہور میں داخل ہیں- فوراً ہم دونوں بس سے اگلے روز لاہور کے لئے روانہ ہو گئے- اور بھائی سعید کے ہاں پہنچ گئے- اور پھر چند گھنٹوں کے بعد CMH بھابی بشریٰ کو ملے- وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں- ہم دونوں کا بڑی اچھی طرح سے استقبال کیا- اور ایسے لگتا تھا- کہ وہ بیمار ہی نہیں ہیں- ہم دونوں کو دیکھ کر خوش ہوئیں- اور ملنے کے ساتھ ہی زین العابدین صاحب سے مخاطب ہوئیں- بڑی خوشی کا اظہار کیا- کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امریکہ میں دین کی خدمت کا سنہری موقع عطا فرمایا ہے- اور حیرانگی سے پوچھنے لگیں- کہ آپ وہاں مشن ہاؤس میں کیا کیا دین کی خدمت کرتے ہیں-؟

انہوں نے بتایا کہ میں امام کی حیثیت سے خطبہ و عبادت پڑھاتا ہوں- اور روزانہ عشاء پڑھاتا ہوں- ہفتہ اور اتوار کو فجر کے بعد درس کلام الٰہی و درس حدیث دیتا ہوں-

جب بھابی بشریٰ صاحبہ ہمارے بھائی میجر سید سعید احمد صاحب سے بیاہ کر پشاور آئیں- تو بہت جلد ہم لوگوں سے گھل مل گئیں- بہت ملنسار' سب کے ساتھ بڑی محبت اور کشادہ پیشانی سے ملنے والی ہستی تھیں- آپ نے بے شر طبیعت پائی- ان کے وجود سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچی- نیکی اور تقویٰ میں موصوفہ کا مقام بہت بلند تھا- ان کا کمال یہ تھا کہ کسی کی غیبت نہیں کرتی تھیں- محفل کے مطابق کم گو رہتیں- دنیا میں رہ کر دنیا سے دل نہیں لگایا-

ہماری والدہ صاحبہ (وفات یافتہ) کی بہت عزت کرتی تھیں- جہاں کہیں پوسٹنگ ہو جاتی- دعا کے لئے ضرور خط لکھتیں- وہ بھی بیٹیوں کی طرح پیار کرتیں- اور عزت و احترام کیا کرتی تھیں- اور دعائیں بھی کرتی تھیں-

نندوں' نندویوں' دیور' دیورانیوں' جیٹھ اور جیٹھانیوں کا بڑا ادب و احترام کرتی تھیں- لاہور میں میرے بڑے بھائی سید ابوالحسن صاحب رہتے ہیں- بھابی ان کی بھی بڑی عزت کرتی تھیں- بھائی سعید بھابی بشریٰ ان کو ہر سال عید پر عید مبارک کے لئے جایا کرتے تھے- اس سال بھائی کی وجہ سے نہ جا سکے تو بھابی بشریٰ مع عزیزہ سیدہ لبنیٰ کے بھائی ابوالحسن و ان کی بیگم بھابی سعیدہ بانو کو مبارک باد کہنے چلی گئیں- چھوٹی عید غالباً 9 فروری 1997ء کو تھی یہ خاندانی محبت کی پرانی روایت ہے- جو کبھی کبھی کسی خاندان میں نظر آتی ہے- کہ بڑوں کا عزت و احترام کیا جائے- اب تو اس روایت کا فقدان نظر آتا ہے-

میرے بھائی کی زندگی میں بہت نشیب و فراز آئے- بھابی ہر حالت میں خوش رہیں- بھائی سعید کی فوجی زندگی میں بڑے اچھے دن بھی تھے- کھانا پکانے کے لئے خانساماں' اوپر کے کام کرنے کے لئے تیرہ- چودہ سال کا لڑکا اور جب 1954ء' 1955ء میں عزیزم سید حسین احمد چھوٹے سے تھے- ایک عدد ایبٹ آباد کی آیا بھی رکھی ہوئی تھی- مشرقی پاکستان سے جب یہ لوگ بدل کر آئے- تو بنگالن آیا کو اپنے خرچ پر لائے- اس کا بیٹا بھی اوپر کے کام کرنے کے لئے تھا- عزیزہ شافی و عزیزم سید جلید احمد کو یہ آیا پیار سے رکھتی تھیں-

مہمان نواز تھیں- 1954ء اور 1955ء میں جب بھائی سعید کی پوسٹنگ ایبٹ آباد ہوئی- تو گرمیوں میں ہم لوگ بھی پشاور سے بھائی سعید کے بلاوے پر آئے-

ابھی چند سالوں کی بات ہے- ہم راولپنڈی سے اکثر لاہور بغیر اطلاع دیئے چلے جاتے تھے- تکے' کباب یا چکن تکہ و نان خرید کر لے جاتے- تاکہ بھابی کو کوئی تکلیف نہ ہو- خندہ پیشانی سے ملتیں- خوش ہوتیں- جو کچھ گھر میں پکا ہوتا- نہایت عمدگی سے سلیقہ سے ٹی- ٹرالی میں سجا کر پیش کرتیں-

بھابی بشریٰ کھانا بہت مزیدار پکاتی تھیں- جب کہ پہلی مرتبہ بھائی سعید بدل کر ایبٹ آباد گئے- تو ان دنوں بھائی کے بریگیڈ کمانڈر بریگیڈیئر حبیب اللہ خان صاحب تھے- ان کی بیگم بھابی کے ہاتھ کی پکی ہوئی ران روسٹ' شامی کباب و نرگسی کوفتے کی بہت تعریف کیا کرتی تھیں- بعد میں یہ جنرل بن گئے-

بھابی بشریٰ بہت غریب پرور تھیں- غریبوں کی مدد کرتی رہتی تھیں- الماری میں کپڑوں کو کم رکھتی تھیں' نئے جوڑے بنانے پر پہلے والے جوڑے جو کہ اچھی حالت ہی کے ہوتے تھے- گٹھڑی بنا کر رکھی ہوتی تھی- تاکہ دینے میں آسانی ہو- ہماری والدہ صاحبہ کے وقت کی پرانی خادمہ حسنوں بیگم جو کہ ہمارے پاس بیس پچیس سال رہیں- آجکل لاہور میں بیٹے کے پاس رہتی ہیں- ہمارے جانے پر بھابی بشریٰ اسے فون سے اطلاع دے دیتی تھیں- وہ ملنے آجاتی تھی- صرف پشتو بولتی ہیں- اس میں تھوڑے تھوڑے لفظ اردو کے ملا کر بھابی سے گفتگو کر لیتی ہیں- بھابی اس کی بولی سمجھ جاتی تھیں-

میری اور میری چھوٹی بہنوں کی شادیاں ہوئیں- تو بھابی نے ہمارے غرارے و تنگ پاجامے' کرتے' دلائیاں بنائیں- غرض جو ذمہ داری ان پر ڈالی جاتی- خوب نبھاتیں- اللہ تعالیٰ نے ہر فن مولیٰ بنایا تھا- خوشی خوشی سے ہر کام کرتیں- شادی بیاہ میں انتظام میں بہت مدد کرتیں تھیں-

دین کے علم سے بہت محبت تھی- کیونکہ دینی علم بہت تھا- زندگی کے ہر زاویہ کو دین ہی کے نقطہ نظر سے دیکھتی تھیں- عزیزہ لبنیٰ کے سسر جب فوت ہوئے- تو کچھ عرصہ کے بعد میرا جانا لاہور ہوا- تو بھابی بشریٰ نے مجھ سے گلہ کیا- کہ صرف تمہارا ہی خط لبنیٰ کے سسر کی وفات کا ملا- باقی کسی نے تعزیت نہیں کی- گویا دین کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی-

جب میرے بچے چھوٹے تھے- اور عمروں کا فرق بھی کم تھا- میرا سارا وقت ان بچوں کی دیکھ بھال میں صرف ہوتا تھا- ایک منٹ کو فرصت نہیں ہوتی تھی- تو میں نے بھابی بشریٰ سے کہا- کہ بھابی یہ کیا زندگی ہے- جب جوان ہو- تو بچوں سے فرصت نہیں- اور جب عمر بڑی ہو گی- تو بیماریاں جان نہیں چھوڑیں گی تو سکون تو کبھی نہ رہا؟ میری باتوں کو بھابی نے غور سے سنا- اور فوراً جذباتی ہو کر دائیں ہاتھ کو ذرا اٹھا کر کہا- کہ بس یہی تو زندگی ہے- اس سے فائدہ لو- جتنا اللہ کو یاد کرنا ہے- یہی وقت ہے- اور زندگی کا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے- ہماری بھابی نے یہ ہی اپنا ماٹو اپنایا- جوانی سے لے کر اس عمر تک بچے چھوٹے بھی رہے- صحت خراب ہی سہی عبادت کی پابندی کی- روزانہ تلاوت کر کے اللہ کی خوشنودی حاصل کی- اپنی زندگی کو دین کے کاموں میں مصروف رکھا-

آپ بہت صفائی پسند تھیں- گھر کا سارا کام خود کرتی تھیں- بہت بڑے گھر کو اس طرح صاف رکھتی تھیں- ہر کونہ و کمرہ اس طرح سلیقہ سے سجا ہوتا تھا- آپ نے بچوں کی تربیت بہت ہی اعلیٰ طریقے سے کی- میرے بھائی و بھابی کو دنیا کا لالچ نہ تھا- بڑے لڑکے سید جلید احمد نے امریکہ سے پی ایچ ڈی کی تھی- دنیا کی نوکری میں نہیں لگایا- بلکہ اللہ کی نوکری کو زیادہ ترجیح دی اور زندگی وقف کروا دی- آجکل سید جلید احمد گیمبیا کے احمدیہ سکول مانسا کونکو میں بطور پرنسپل خدمت بجا لا رہے ہیں- اور دوسرا چھوٹا بیٹا سید حسین احمد بی ایس سی کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گئے- آجکل کراچی میں بطور مربی ہیں- ان دونوں کو لاہور کے انگریزی سکول میں پڑھایا- لڑکیوں کو بی- اے تک تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا- دو داماد واقف زندگی ہیں تین لڑکیاں ہیں سیدہ لبنیٰ بیگم حبیب احمد جو کہ واقف زندگی ہیں- امتہ الکافی بیگم مرزا عمر احمد- تیسری بچی عزیزہ ماریہ بیگم سید خالد احمد صاحب ہیں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو اپنی والدہ کے اچانک فوت ہو جانے کا غم صبر میں بدل دے- میرے بھائی اس عمر میں اکیلے ہو گئے- دعا کے بہت مستحق ہیں- اللہ تعالیٰ ہماری بھابی کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے- آمین

بھابی بشریٰ صاحبہ نہایت بے نفس سادہ' عبادت گزار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں- جماعتی کاموں یعنی لجنہ کے امور میں غیر معمولی محنت آپ ہی کی ہمت تھی- ان کے متعلق کوئی بھی شک نہیں رہتا- کہ خدا کی پاک بندی تھیں- محض اس لئے نہیں کہ حسن ظنی ہے- بلکہ بھابی بشریٰ نے اپنی زندگی کے ہر پہلو اور زندگی کے ہر موڑ پر یہ ثابت کیا- کہ وہ اللہ کی رحمٰن بندی تھیں- وہ عاجز مزاج' سادہ لوح' سادہ مزاج' سادہ زندگی بسر کرنے والی خاتون تھیں- عسر و یسر میں ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنے والی بندی تھیں- کبھی ان کو پریشانی میں نہیں دیکھا- کبھی بھابی نے گلہ نہیں کیا- نہایت ملنسار تھیں- تھوڑی بہت ہی شکل ملتی ہو تو سب کو پہچان جاتی تھیں سب شجرہ نسب پوچھ کر واقفیت نکال لیتی تھیں- رشتہ داری بھی نکال لیتی تھیں- بڑے عرصہ بعد میری ایک نند کو دیکھا- تو مجھے بتایا- کل تمہاری فلانی فلانی نند میں نے دیکھی تھی- مجھے ملی تھی- میں نے پہچان لیا تھا- بھابی بہت سادہ مزاج تھیں- ہر کوئی جس وقت چاہے ملنے آئے- کتنا ہی کام کر رہی ہوں- یا آرام کر رہی ہوں- بڑی خوش مزاجی سے ملتی تھیں- یہ طبیعت ان کی شروع سے تھی- تکبر و غرور بالکل نہیں تھا- ورنہ بعض لوگوں کو دیکھا ہے- کہ لجنہ کی اہم عہدہ دار جب ہو جائیں تو کام کی زیادتی کی وجہ سے ملاقات کرنے سے گھبراتی ہیں- ان کو یہ بات بھول جاتی ہے- کہ کوئی شوق سے ملنے دور سے آیا ہے- زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے- اس لئے ضرور ثواب کی خاطر دلجوئی کر لینی چاہئے- بھابی بشریٰ ایک سچی فدائی اور بزرگ ہستی تھیں- دینی کاموں کو سرانجام دینے کے لئے حد درجہ کا جوش اور بے پناہ ایمانی جذبہ موجزن تھا- میں غلطی پر نہیں ہوں- مجھے خوب یاد ہے- کہ پشاور کی لجنہ کی تنظیم میں جان ڈالنے کی کامیابی بھابی بشریٰ ہی کی محنتوں کا نتیجہ ہے-

شوق مطالعہ کا یہ عالم تھا- کہ جماعت کا ہر اخبار' ہر لٹریچر غور سے شروع سے لے کر آخر تک پڑھتیں- ویسے بھی وہ عالم تھیں- کلام الٰہی کا وسیع مطالعہ تھا- کلام الٰہی باترجمہ اپنے بچوں کو خود پڑھایا حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا بھی مطالعہ کرتی رہتی تھیں- لاہور کی لجنہ میں مختلف عہدوں پر 34 سال کام کیا- پندرہ سال سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر لجنہ لاہور تھیں- ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں اپنی صحت کی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیا- اللہ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے جنتوں کا وارث بنائے- درجات بلند کرے آمین- بھابی بشریٰ نے اپنی زندگی کا ایک ایک منٹ اللہ کی رضا کی خاطر گزارا- بنی نوع انسان سے محبت کی- حقوق اللہ و حقوق العباد کے اصولوں پر کاربند رہیں- دین و جماعت کے کاموں کو دنیا کے کاموں سے بالا درجہ دیا- لجنہ کے عہد پر قائم رہیں- دین کو دنیا پر مقدم رکھا- جان' مال' وقت اور اولاد کو قربان کر کے ہمیں نمونہ دکھایا- اللہ بھابی کی قربانیوں کو قبول

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

جشنِ آزادی اور میں

13۔ اگست کو جب کہ جشن آزادی کی تیاریاں زوروں شوروں پر تھیں آسمان سے آنسوؤں کی بوچھاڑ برسنے لگی۔ ہم نے جانا کہ یہ بھی پاکستان کی پچاس سالہ تقریبات پہ خوشی کے آنسو ہیں جو اہل پاکستان کی خوشیاں منانے پہ خوشی میں بہہ نکلے۔ مگر یہ کیا یہ آنسو تو رک ہی نہیں رہے۔ شاید یہ موسم برسات کا "سرلاٹا" ہے جو تھوڑی سی چھیڑ خانی کر کے چلا جائے گا یا شاید یہ جشن کے کارندوں کا مددگار بن کر اڑتی ہوئی ڈھول بٹھانے آن پہنچا ہو۔ مگر نہیں۔ بارش ہے کہ مسلسل برسے چلی جا رہی ہے۔ بڑے طمطراق سے 'بڑے خوفناک انداز میں۔ یہ تو شادمانی کے آنسو نہیں۔ یہ تو عبرت کا تازیانہ ہے۔ "آخر تم نے کیا کیا جس پہ خوشیاں منا رہے ہو؟" پانی برستا رہا اور خوب دل کھول کے برسا۔ ہماری سب تیاریوں پہ گویا اوس پڑ گئی۔ اس کا پہلا شکار تو شمعیں یا وہ دیئے ہوئے جو چند گھروں میں ٹمٹمائے۔ مگر غریب کا دیا بھی کبھی طوفانوں کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ کبھی تو اس کا تیل ختم اور کبھی طوفانی ہوائیں' حوادث کے تھپیڑے اسے گل کر دیتے ہیں۔ سو دیئے تو برستی ہوئی بارش نے بجھا دیئے مگر بجلی کے قمقمے روشن رہے۔ امیروں کے قمقموں کو بھلا کون بجھائے۔ بھلا جھکڑ ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ سو قمقمے ان بجھے ہوئے دیئوں پہ زہر خند ہنسی ہنستے رہے۔ مسکراتے رہے۔ بھلا آندھی اور طوفان کی انہیں کیا پرواہ؟ جنہیں دولت کا سہارا میسر ہو ان کی روشنی کون گل کر سکتا ہے۔ سو امیروں کے قمقمے طوفان کا مذاق اڑاتے رہے مگر بارش کی زد میں تو قومی پرچم بھی آیا۔ جھنڈے جو سربلند کئے ہوئے کچھ دیر قبل ہوا میں ایک شان دلربائی سے لہرا رہے تھے' سرنگوں ہو گئے۔ ہر ایک سر نیہوڑائے ہوئے نہ جانے کیا سوچنے لگ گیا شاید یہ کہ اے لوگو! اے پاکستانیو! کیا تم نے واقعی مجھے اس جھنڈے کو' اس قومی پرچم کو سربلند کیا اور اسے سربلند رکھنے کی کوشش کی؟ کیا تم نے اقوام عالم میں مجھے سربلند کیا؟ کیا کوئی ایسا کارنامہ کیا کہ تم فخر سے سر اونچا کر سکو اور میں شان سے لہرا سکوں..... نہ جانے قومی پرچم نے اور کیا کچھ سوچا لیکن ان سب کا ذکر کر کے آج کے روز قوم کو ناراض کرنا تو مقصود نہیں۔ آج ہم اگر دہشت گردی کا ذکر چھیڑ بیٹھے تو شاید اسے منفی سوچ قرار دیا جائے۔ اس لئے آیئے کچھ شعبوں میں اپنی کارکردگی کی بات کریں۔ انڈسٹری میں ہمارے سب سے بڑے کارنامے کی' سٹیل مل کی (گو اس کے کارندوں نے کیا کیا گل کھلائے' جو اخبارات کی زینت بنے' آیئے آج اسے نظر انداز کر دیں) آیئے علم کے بحر بیکراں کی بات کریں۔ پاکستان وجود میں آیا تو ہمارے پاس دو ہی یونیورسٹیاں تھیں' آج اللہ کے فضل سے 29 ہیں لیکن ان میں اگر کتاب کی جگہ کلاشنکوف نے لے لی ہے' تو آیئے اسے بھی بھول جائیں مگر ان کی دنیائے علم میں شہرت کی داستان تو دہرا لیں جو ایک نوجوان نے' ایک محب وطن پاکستانی نے بیان کی۔ جو امریکہ میں ایک لائبریری میں انٹرنیٹ پہ پنجاب یونیورسٹی کی تلاش میں سرگرداں رہا اور پھر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ وہ شرمندہ ہوا اپنی امریکن ساتھی سے جسے وہ اس یونیورسٹی کے وجود کا یقین نہ دلا سکا۔ اور وہ زیر لب مسکرائی۔ اور اس مسکراہٹ میں وہ بہت کچھ کہہ گئی.... ہمارے پاس بھی کہنے کو تو بہت کچھ ہے مگر مجھے قلم کو روکنا ہے مبادا کوئی حرف غلط اس کی نوک زبان پہ آجائے۔

اس لئے واپس چلتے ہیں۔ 14۔ اگست کی سہانی صبح کی طرف۔ حسب معمول علی الصبح بیدار ہوا تو ایک نگاہ ڈالنے باہر نکلا۔ میرا گھر مکمل طور پر پانی سے گھرا ہوا تھا بلکہ پانی بلا اجازت پورچ میں بھی داخل ہو چکا تھا۔ اور میری آنکھوں نے وہی چھم چھم برستی بارش دیکھی۔ اللہ یہ بارش کب تھمے گی؟ میں کچھ مغموم سا' دل شکستہ سا اپنے برآمدے میں بیٹھ گیا اور گہری سوچوں میں ڈوب گیا۔ اتنے میں اچانک خوشی کے ترانے بجنے لگے۔ یہ مینڈکوں کے ٹرانے کی آواز تھی۔ برساتی مینڈک خوش ہو رہے تھے۔ ہاں! ملک میں بھی تو یہی ہو رہا ہے۔ برساتی مینڈک کئی برساتی مینڈک آج خوشیاں منا رہے ہیں۔ پچاس سالوں میں انہوں نے اپنی بہت خدمت کی۔ (ملک تو اہم نہیں اہم تو ہم ہیں) اور جو "کارہائے نمایاں" انہوں نے کئے اس پر بجا طور پر نازاں ہیں۔ انہوں نے اپنے ملک کو معروف کیا۔ سربلند کیا خواہ یہ سربلندی کرپشن کے زمرہ میں ہوئی اور خواہ یہ امتیاز ایکسپورٹ میں دھوکا دہی کے نتیجہ میں حاصل ہوا۔ مگر ہمارا گھر تو بھر گیا۔ آج ہم اپنے سیاہ کارنامے سفید کر رہے ہیں۔ کالا دھن سفید ہو رہا ہے..... میں پھر دور نکل گیا۔ بات ہو رہی تھی 14۔ اگست کی صبح کی۔ گندگی کا ایک سیلاب گٹروں سے نکل رہا تھا۔ گٹر ابل رہے تھے۔ گندگی اچھال رہے تھے۔ یہ کیا؟ گٹروں نے بھی ہمارا بھید پا لیا۔ وہ بھی ہمارے اندر جھانک گئے۔ وہ بھی جان گئے کہ اندر کتنا گند ہے۔ چلئے چھوڑیئے ان تعفن بھری باتوں کو' اللہ کرے کہیں سے کوئی خوشبو کا جھونکا بھی آئے۔ کہیں فضاؤں کو معطر کرنے کی باتیں بھی ہوں.... مگر میں پھر 14۔ اگست کی بات سے ہٹ گیا۔ اس صبح بارش چھما چھم برسے چلی جا رہی تھی۔ اور میرا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ اس کا تو ایک ہی علاج ہے۔ اللہ کے حضور گڑگڑائیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں تا یہ ابر باران رحمت برسائے۔ یہ مسلسل بارش زحمت نہ بن جائے۔ اور میں دو زانو ہو کے اللہ کے حضور جھک گیا۔ اس گناہگار کی آنکھوں سے چھم چھم برسات برسنے لگی۔ اے اللہ ہمارے حال پہ نظر کرم کیجئو۔ ہم عاصی ہیں۔ گناہگار ہیں۔ لیکن ہیں تو تیرے بندے۔ مشکل میں تمہارا ہی در کھٹکھٹائیں گے۔ ہم صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ ہمیں صحیح راستے پہ چلائیو۔ نہ جانے میں کیا کچھ اپنے اللہ' اپنے مولا' اپنے آقا سے کہتا چلا گیا اتنے میں موذن کی آواز کانوں میں پڑی۔ گویا آسمان سے میری التجاؤں کے جواب کا نزول ہو رہا تھا۔ آواز آ رہی تھی "اللہ بڑا ہے" ہم کہاں اپنی بڑائیوں کو اچھال رہے ہیں۔ کیوں یہ بھول رہے ہیں کہ ہم تو حقیر انسان ہیں۔ ہم تو ایک حقیر ذرے سے بھی حقیر ہیں۔ ہم کیوں اللہ کی حمد کرنا بھول گئے اور اپنی مدح سرائی میں الجھ گئے..... میں سوچتا رہا اور آنسو بہتے چلے گئے۔ جب آنسوؤں کی برسات تھمی تو باہر مطلع قدرے صاف نظر آیا۔ میں نے جانا کہ اس میں بھی اشارہ یہی ہے کہ ہم اللہ کو بھول رہے ہیں۔ اپنے ملک کو بھول رہے ہیں۔ ہمیں تو اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے۔ ہمیں اس ملک خداداد' جو بڑی قربانیوں سے حاصل ہوا' جس کے باسی ہونے کا اس ملک کے عظیم سائنسدان اور واحد نوبل انعام یافتہ کو بھی ناز تھا' اسے اپنی مخلصانہ کوششوں سے ایسا بنانا ہے کہ اقوام عالم میں ہم سربلند ہوں۔ مگر ہماری روح ہمیشہ اللہ کے آستانہ پہ جھکی رہے۔

O

ظلمتِ شب کے گزرنے کی خبر دیتے رہو!
موجِ طوفاں سے لپٹ کر' موج سے بہتے رہو!

زندگی کا کیا بھروسا' آج ہے' کل ہو نہ ہو
جب تلک ممکن ہو تم سے تیز تر چلتے رہو!

آسماں سے آ رہی ہے یہ صدا اب دمبدم
وقت ہے چلنے کا یارو! ہاں چلو! بڑھتے رہو

خدمتِ دین و وطن ہے اہلِ ایماں کا شعار
تم سراپا بن کے خدمت' یہ عمل کرتے رہو!

لوٹ آیا وہ زمانہ جس کی خواہش تھی تمہیں
جان دے کر تم خدا کی راہ میں' جیتے رہو!

ظلمتوں کے دور میں تم سب چراغِ شب بنو!
مشعلِ دیں ہاتھ میں لے کر بڑھو' بڑھتے رہو!

خوش نصیبی خیر مقدم کو کھڑی ہے راہ پر
اب تامّل کس لئے ہے' ہاں! چلو' چلتے رہو!

"آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے"
دعوتِ حق کے دِوانو! راگ یہ گاتے رہو!

یعقوب امجد (کھاریاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان کی نئی صورت حالات

افغانستان میں مختلف دھڑوں کی آپس میں جو جنگ جاری ہے اس کے متعلق تو ویسے پیشگوئی کرنا ناممکن ہے لیکن ابھی پچھلے چند دنوں میں بعض ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جن کی وجہ سے صورت حال بالکل ہی بدلتی معلوم ہوتی ہے۔ سب سے پہلا واقعہ تو اس ہوائی حادثہ کی صورت میں رونما ہوا جس میں جنرل غفور زئی اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے۔ طالبان کے خلاف اتحاد نے جو متحدہ حکومت بنائی تھی اور جس کا ہیڈ کوارٹر مزار شریف مقرر کیا گیا تھا اس میں جنرل عبدالمالک کے قریبی ساتھی جنرل محمد وحید یزدانی نے بغاوت کر دی اور ان دونوں میں مزار شریف میں خوں ریز جنگ ہو رہی ہے۔ مزار شریف کی جنگ میں معزول شدہ جنرل دوستم جو ترکی بھاگ گئے تھے اس کی فوجیں بھی جنگ میں پوری طرح شریک ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جنرل عبدالمالک نے جنرل دوستم کی فوج کو غیر مسلح کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ چند روز پہلے تک طالبان مخالف اتحاد دعوے کر رہا تھا کہ وہ جلد ہی کابل پر قبضہ کر لیں گے۔ اب اس میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور طالبان کا پلڑا بھاری ہو گیا ہے۔ اور طالبان کی طرف سے بغیر کسی کوشش کے ان کو اس نئی صورت حال کا فائدہ پہنچ رہا ہے اور طالبان جو پہلے اپنا ہیڈ کوارٹر قندھار بنانے کا سوچ رہے تھے اب کابل کے دفاع کے لئے ٹھوس اقدامات کر رہے ہیں۔ اور احمد شاہ مسعود جو کابل کی فتح سے بڑھ کر جلال آباد پر حملہ کی خبر سنا رہے تھے اب چپ ہیں اور ان کی طرف سے کوئی بیان سننے میں نہیں آ رہا۔

جنرل غفور زئی وہ شخص تھا جس نے روسی حملے کے دوران روس ہی کی مدد کی تھی اور وہ اب بھی عام طور پر کمیونسٹ شمار ہوتے تھے۔ وہ جنرل احمد شاہ مسعود کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ طالبان مخالف اتحاد نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جنرل غفور زئی کی موت ان کے لئے تباہ کن واقعہ ہے۔ اب طالبان حکومت کو ختم کرنا اور بھی مشکل ہو گیا ہے ایک اور طالبان مخالف رہنما عبداللہ نے کہا ہے کہ جنرل عبدالرحیم غفور زئی کی موت سے طالبان کے مخالف اتحاد میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس فضائی حادثے میں ربانی کے نامزد وزیر اعظم جنرل عبدالرحیم غفور زئی کے علاوہ چھ دیگر اہم رہنماؤں کی موت سے مخالف اتحاد کو دھچکا لگا ہے۔ اور اس کا قدرتی طور پر فائدہ طالبان حکومت کو پہنچے گا۔ اب طالبان حکومت کو ختم کرنے کے لئے مشکلات بڑھ گئی ہیں۔

○○○

بھارتی وزیر اعظم کا دوسرا دورہ سری نگر

بھارتی وزیر اعظم ایک دفعہ پھر کشمیر کے دورے پر سری نگر پہنچے وہ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ اس قسم کا سری نگر کا دورہ کر چکے ہیں لیکن اب کی طرح پہلے بھی انہیں فوج کے کڑے پہرے میں آنا پڑا تھا اور اب بھی ان کی آمد پر فوج کئی روز سے انتظامات میں مصروف رہی۔ اور حریت کانفرنس نے بھی پہلے کی طرح گجرال کی آمد پر ہڑتال کا اعلان کیا جس سے تمام شہر میں کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔

گجرال کی آمد پر سری نگر کو فوج نے مکمل طور پر سیل کر دیا۔ جس کنونشن سے انہیں خطاب کرنا تھا اس کے اردگرد زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے اور فوج کی بھاری تعداد تعینات کی گئی۔ جس میں ڈل جھیل کی طرف جانے والے تمام راستے بند کر دیئے گئے۔

حریت کانفرنس کی کال پر کی گئی ہڑتال کی وجہ سے تمام کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ حریت کانفرنس کے ترجمان نے اس موقعہ پر اپنے بیان میں کہا کہ بھارتی وزیر اعظم کے ہاتھ کشمیریوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں اور وہ ترقیاتی کاموں کا ڈھونگ رچا کر عالمی رائے عامہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس ہڑتال کے نتیجہ میں شہری زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ تعلیمی ادارے اور کاروباری مراکز بند رہے۔ ہڑتال میں وکلاء برادری نے بھی حصہ لیا اور عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ اور ترجمان بار ایسوسی ایشن نے وزیر اعظم بھارت مسٹر آئی کے گجرال سے مطالبہ کیا کہ وہ فوج کی طرف سے روزانہ کئے جانے والے وحشیانہ تشدد کا نوٹس لیں۔

○○○

آلودگی کی بڑھتی ہوئی فضاء

کسی زمانے میں فرانس کا دارالحکومت پیرس دنیا بھر میں اپنی خوبصورتی صفائی اور نفاست کے لئے مشہور تھا اور ہر ملک کا ہر شہر اپنے ملک کو پیرس بنا دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن برا ہو سائنس کی نئی ترقی کا کہ اس کی وجہ سے علاوہ دیگر برائیاں دنیا میں پھیلنے کے فضائی آلودگی کا تحفہ بھی اسی کا دیا ہوا ہے۔ اور اب پیرس بھی وہ پیرس نہیں رہا اور وہاں بھی فضائی آلودگی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ حکومت بھی اس کے آگے بے بس نظر آتی ہے۔ اور ماہرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پیرس اس برائی کے دوسرے درجہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اس کا تیسرا درجہ وہ ہوتا ہے جب اس کے نتیجہ میں عام پبلک دمہ کی قسم کی شدید بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت سے ہمکنار ہونے لگتی ہے۔

حکومت فرانس نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اب یہ حکمت عملی وضع کی ہے کہ حکومت کی طرف سے چلائے جانے والی ٹرانسپورٹ مثلاً ریلیں، بسیں اور ٹرام گاڑیاں جمعرات کے روز نصف ٹکٹ پر چلائی جائیں تاکہ لوگ اپنی کاروں کی بجائے ان میں سفر کریں اور اس طرح کاروں سے نکلنے والا دھواں نہ ہونے کی وجہ سے آلودگی کی سطح کم ہو سکے۔

پیرس کے ڈاکٹروں نے ماؤں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ بچوں کو جہاں تک ممکن ہو سکے گھروں کے اندر رکھیں اور باقی لوگوں سے کہا ہے کہ جن لوگوں کو سانس کی تکلیف ہو وہ بھی خاص طور پر اپنا دھیان کریں۔ پیرس میں آلودگی کی وجہ سے گلے کی خرابیاں اور آنکھوں سے پانی بہنے کی تکلیف بہت زیادہ پائی جاتی ہے جو کہ کاروں کے زہریلے دھوئیں کی وجہ سے اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

○○○

حماس کی نئی سیاسی اہمیت

فلسطین کی اسلامی تحریک کی داعی جماعت حماس نے کمال دیدہ دلیری سے ان بم دھماکوں کی ذمہ داری قبول کی ہے جو اسرائیل میں کئے گئے اور جن کی وجہ سے اسرائیل اور فلسطین کے تعلقات انتہائی خراب ہو چکے ہیں در حقیقت حماس کا مقصد بھی یہی تھا کہ اوسلو معاہدے کی آخری دھجیاں بھی اڑا دی جائیں۔ لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد حماس کی سیاسی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔

یہ تحریک جہاں اپنی جہادی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے وہاں یہ بہت سارے طبی اور سوشل پروگرام بھی چلا رہی ہے۔ دراصل اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں کے خلاف کی گئی کارروائیوں کے نتیجہ میں ہزاروں فلسطینی اس تحریک کی طرف جھکنے پر مجبور ہو گئے ہیں یاسر عرفات بھی اب حماس کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے پر آمادہ نظر آ رہے ہیں۔ اور اس سلسلے میں امریکی سیاست دان اور اسرائیلی انتظامیہ دونوں غصے سے تلملا رہے ہیں کہ یاسر عرفات انتہا پسندوں کو اپنے اردگرد جمع کر رہے ہیں اور حماس والوں سے بھی اچھے موڈ میں بات چیت کر رہے ہیں۔

یاسر عرفات نے غزہ شہر میں ایک قومی اتحاد کانفرنس منعقد کی جس میں حماس نے بھی حصہ لیا۔ اس کانفرنس میں حماس کے لیڈروں کے چہرے چمک اٹھے۔ جب یاسر عرفات نے اسرائیل کے ساتھ مخالفت کی باتیں کیں۔ یاسر عرفات نے اس کانفرنس میں کہا کہ فلسطین میں چار سال پہلے اسرائیل کے ساتھ معاہدے کے نتیجہ میں جو تحریک ختم کر دی گئی تھی اس کو دوبارہ جاری کرنے کے لئے فلسطینی آج بھی تیار ہیں۔

ویسے یاسر عرفات ابھی شائد اپنے آپ میں مکمل فیصلہ نہیں کر پائے کہ انہیں آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کرنا ہے کیونکہ وہ بیک وقت اسرائیل کے ساتھ تعاون کی بات بھی کر رہے ہیں اور انہوں نے فلسطینی سیکورٹی افسروں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اسرائیلی ہم مرتبہ افسروں سے سیکورٹی کے سلسلے میں بات چیت جاری رکھیں۔ اسی ہفتے یاسر عرفات نے بذات خود اسرائیلی سیکورٹی سروس کے سب سے بڑے انچارج سے بھی ملاقات کی۔

یاد رہے کہ پچھلے سال جب اسرائیل میں اسی قسم کے خودکشی بموں کے نتیجہ میں تقریباً 60- افراد اسرائیل میں مارے گئے تو یاسر عرفات نے اسلام پسند جماعتوں کے خلاف ایک زبردست ایکشن لیا تھا۔ لیکن اب امن گفت و شنید کے ختم ہونے اور فلسطینیوں کی معاشی حالت خراب ہونے کی وجہ سے حماس اور اس کے انتہا پسندوں کی بن آئی ہے۔

○○○

یاسر عرفات کے نئے عزائم

فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہم آبائی وطن فلسطین کی سرزمین کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے اور بیت المقدس کو اپنے ملک کا دارالحکومت بنائیں گے۔ یہ بات انہوں نے فلسطینی اتھارٹی کے دارالحکومت رملہ میں فلسطینی اتحاد اور یکجہتی کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی جس میں اسلامی جہاد اور حماس کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل نے اب تک ہونے والے تمام معاہدات کو ختم کر دیا ہے اور اپنی من مانی کر رہا ہے مغربی یورپی ممالک اور امریکہ بھی اسرائیل کے ان تمام غیر قانونی اور یک طرفہ اقدامات کے لئے ذمہ دار ہیں کیونکہ وہ اس کی گوشمالی کی بجائے اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں لبنان کے علاقوں پر اس کی دست درازیاں جس میں کئی لوگ ہلاک اور بے شمار زخمی ہو گئے ہیں اس کے توسیع پسندانہ عزائم کی عکاسی کرتے ہیں۔

یاسر عرفات نے اس بات کا خطرہ ظاہر کیا کہ یاسر عرفات پورے جزیرۃ العرب پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اس پر انہوں نے کہا کہ اسرائیل پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ ہم اس کو اس کی زمین پر تباہ کر دیں گے۔ ہمارے درمیان اب کوئی اختلاف نہیں ہم نے جہاد اور مذاکرات دونوں راستے کھلے رکھے ہیں فی الحال ہم مذاکرات کا طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں تاکہ بلاوجہ خونریزی نہ ہو لیکن ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے نہیں ہیں اگر پر امن مذاکرات سے مسائل حل نہ ہوئے تو ہم دوسرا راستہ اختیار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔

دریں اثناء فلسطین کی اسلامی تحریکوں مثلاً اسلامی مزاحمت تحریک اور حماس نے صدر یاسر عرفات کو اپنی طرف سے ہر قسم کی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ حماس کے ترجمان عبدالعزیز نے کہا ہے کہ اسرائیل کے خلاف ہر طرح کی مزاحمت ہی عرب مقبوضہ علاقوں کی اسرائیل سے واپسی کا ممکنہ حل ہے۔

بقیہ صفحہ 4

کرے۔ مجھے پچھلے سال کی ملاقات کے دوران بھابی کی لمبی عبادات نے حیرت میں ڈال دیا۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ میں ہر عبادت سے قبل نفل ادا کرتی ہوں۔ معلوم نہ تھا کہ بھابی تو اپنے رخت سفر کی تیاری میں تھیں۔

دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ بھابی کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ دے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اولاد و شوہر کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور بچوں کو والدہ صاحبہ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ثم آمین۔

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم عبدالقیوم صاحب ٹرک ڈرائیور مورخہ 97-7-14 کو ایکسیڈنٹ ہونے سے دائیں ٹانگ میں شدید زخم ہو گیا تھا۔ اور ڈسٹرکٹ ہسپتال کوٹلی میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم ثناء اللہ شبلی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ نے ماسٹرڈگری۔ ۲بیچلرڈگری اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ داخلہ بلوچستان کے ڈومیسائل رکھنے والے طلبہ کے لئے ہے داخلہ فارم حبیب بینک لمیٹڈ یونیورسٹی برانچ سے 25 روپے کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13- ستمبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

یادرفتگان

شائستہ مبشر اہلیہ کرنل چوہدری مبشر احمد راولپنڈی

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ

میرے شفیق والد چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع گجرات بہت دعاؤں' منتوں مرادوں کے بعد چوہدری احمد دین پلیڈر کے ہاں 27 دسمبر ۱۹۱۱ء کو ضلع گجرات کے ایک معروف قصبے شادیوال میں پیدا ہوئے۔ آپ چوہدری احمد دین رفیق حضرت بانی سلسلہ کی واحد اولاد تھے۔ آپ کی ایک رضاعی بہن تھی جس کے ساتھ ہمیشہ حسن خلق سے کام لیا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم شادیوال میں ہوئی۔ پھر پرائمری کے بعد گجرات آ گئے آپ نے تمام تعلیمی مراحل امتیازی حیثیت سے پاس کئے۔ آپ نے اطفال' خدام' انصار تمام تنظیموں میں فعال اور بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ آپ احمدیہ یوتھ لیگ کے سیکرٹری رہے۔ گجرات سے بی۔اے کرنے کے بعد لاء کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہائش اختیار کی۔ لاء کرنے کے بعد اپنی وکالت کا آغاز اپنے والد کی زیر نگرانی گجرات سے کیا۔ پہلے فوجداری مقدمات کی پیروی کرتے تھے۔ مگر بعد میں تمام عمر دیوانی مقدمات کی پیروی کی۔ آپ کا پیشہ ورانہ کردار ہمیشہ بے داغ رہا۔ ہمیشہ قناعت پسندی اختیار کی۔ کوئی لالچ' حرص وہوس اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں نہ آنے دی۔ ہمیشہ حق کا ساتھ دیا اور اپنی پیشہ ورانہ ساکھ برقرار رکھی۔ آپ کے والد چوہدری احمد دین پلیڈر اوپر تلے دو حادثات کے بعد صاحب فراش رہے۔ آپ نے ایک فرمانبردار فرزند ہونے کا عملی نمونہ پیش کیا اور ان کے زیر التواء مقدمات بھگتائے اور بعض لوگوں کی فیس بھی واپس کر دی۔ اپنے صاحب فراش والد کی بہت خدمت کی۔ اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد آپ 1959ء سے 1972ء تک بطور امیر ضلع گجرات رہے۔ جماعتی کاموں میں بھی کوئی دنیاوی رخنہ یا رکاوٹ حائل نہ ہونے دی۔ اپنے محدود مالی وسائل کے ساتھ نہایت بے غرضی و خلوص کے ساتھ امارت کے فرائض ادا کئے۔ آپ نہایت کم گو' شریف النفس صابر اور خوددار انسان تھے۔ اپنے قول و عمل سے آخر دم تک احمدیت کے اصولوں پر کاربند رہے۔ جماعت کو جب بھی ضرورت پڑی متعدد مواقع پر اپنی خدمات پیش کیں۔ اپنے والد کی طرح آپ بھی دو حادثات کا شکار ہوئے۔ اور بیماری انتہائی صبر و شکر کے ساتھ کاٹی۔ فروری 1997ء کو دل کے عارضے کے بعد وفات تک بستر علالت پر رہے اور آخر 21 جون بروز ہفتہ شام پونے سات بجے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ نے 85 سال عمر پائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیٹا' بیٹی ان کی اولاد اور بیوہ چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے والد کو بلند درجات سے نوازے اور ان کی مغفرت کے سامان کرے اور ہمیں اپنے باپ' دادا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق وہمت عطا کرے۔ آمین

اعلان سکالرشپ

○ کیمبرج کامن ویلتھ ٹرسٹ نے مختلف فاؤنڈیشن۔ تنظیموں۔ اداروں وغیرہ کے اشتراک سے پاکستان کے طلباء وطالبات کے لئے کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ میں پوسٹ گریجویٹ TAUGHT پروگرام اور P.h.d پروگرام کے لئے سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ سکالرشپ فارم مکمل مندرجہ ذیل پتہ پر 21- ستمبر 97ء تک پہنچ جانے چاہئے۔

Cambridge Commonwealth
Trust
P.o.Box- 252- Cambridge
CB2 1TZ
England

سکالرشپ فارم کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد اور پشاور میں واقع برٹش کونسل کے دفاتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں نیز فوٹو کاپی شکل میں نظارت تعلیم سے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 28- اگست 1997ء

12-00	رات۔ اردو کلاس۔
1-00	المائدہ۔ سبزی بھجیا۔
1-45	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00	عربی زبان سیکھئے۔
3-30	عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم۔
4-05	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-00	لقاء مع العرب۔
6-00	کینیڈین ہورائزن۔
7-00	اردو کلاس۔
8-00	اردو کلاس۔
8-30	عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
8-45	ترجمان کلام الٰہی کلاس۔
10-05	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30	ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-00	سندھی پروگرام۔ ترجمہ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (24-11-95)۔
12-00	کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدی حصہ دہم۔
1-00	لقاء مع العرب۔
2-00	اردو کلاس۔
3-00	المائدہ۔ سبزی کی بھجیا۔
3-30	الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے۔ (16-6-94)۔
4-05	تلاوت۔ خبریں۔
4-30	ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00	انڈونیشن پروگرام۔
6-00	بنگالی پروگرام۔
7-00	ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00	لقاء مع العرب۔
9-00	روسی پروگرام۔ مجلس سوال و جواب روس اور قازقستان کے احباب کے ساتھ۔ سیشن 6۔ (23-5-94) حصہ دوئم۔

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات وصدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

ربوہ میں شجرکاری کا بہترین موسم

○ عموماً سال میں دو مرتبہ شجرکاری کی باتی ہے۔ موسم بہار میں اور موسم برسات میں۔ اہالیان ربوہ ہر سال اپنی مدد آپ کے تحت گھروں میں' گلیوں میں اور گراسی پلاٹس میں پودے لگاتے ہیں۔ انہی کوششوں کی وجہ سے آج ربوہ میں جگہ جگہ درخت نظر آتے ہیں۔ سالہا سال کے تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چونکہ ربوہ کی زمین میں کلر زیادہ ہے اور موسم بھی گرم ہے۔ اس لئے موسم بہار میں لگائے گئے پودوں کو جبکہ ابھی وہ چھوٹے ہی ہوتے ہیں جون جولائی کی شدید گرمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور گرم موسم اور کلراٹھی زمین کی وجہ سے وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اگر مطلوبہ مقدار میں پانی نہ مل سکے تو خطرہ ہوتا ہے کہ پودہ ضائع نہ ہو جائے۔

اس لئے موسم اور زمین کی ساخت کے اعتبار سے ربوہ میں موسم برسات میں لگائے گئے پودے جلد اور بہتر طور پر نشوونما پاتے ہیں کیونکہ برسات کے بعد موسم سرما شروع ہو جاتا ہے اس لئے گرمی کا موسم آنے تک پودے جڑھ پکڑ چکے ہوتے ہیں اور ان میں اتنی طاقت آچکی ہوتی ہے کہ کم پانی میں بھی موسم گرما کا مقابلہ کر سکیں۔ اس لئے اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ اس موسم برسات سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد اپنی اپنی پسند کے مطابق پودے لگائیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

بقیہ صفحہ 1

کیا تو یہ ایسا بدبخت کیڑا ہے کہ تمہاری ہر نیکی کو چاٹ جائے گا کچھ بھی اس میں باقی نہیں رہنے دے گا۔ مگر میں نے اسی مضمون پر سوچا تو مجھے خیال آیا کہ ہاں ایک چیز وہاں باقی رہے گی ان کیڑوں کے ٹوٹے ہوئے بدن' ان کی گندگی' ان کا زہر جو سارے مالی وجود میں تعفن پیدا کرے گا اور بیمار مرتے ہوئے مریض پیچھے چھوڑ جائے گا۔

پس اپنی بقاء کی خاطر' اپنے ہر اس مفاد کی خاطر جو انسان کی روحانی زندگی سے وابستہ ہے' جس مفاد کا آپ کی اولاد سے بھی تعلق ہے' آپ کے حال سے بھی تعلق ہے' آپ کے مستقبل سے بھی تعلق ہے' اس دنیا سے بھی تعلق ہے اور اس دنیا سے بھی تعلق ہے ہر اس مفاد کی خاطر محبت کے محفوظ قلعے میں داخل ہو جائیں۔ جو بھی خدا کے لئے خرچ کریں' جب بھی خدا کے لئے خرچ کریں اپنے محبت کے دل کو ٹٹولیں اور دیکھیں اس میں کتنی محبت پھوٹی ہے۔ یہ آب زمزم ہے جو آپ کا آب حیات بن جائے گا۔ یہ ایڑیاں رگڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور محبت میں بھی ایڑیاں رگڑی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھنے اور اس کو اپنے وجود میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 26- اپریل 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 27 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک کے مختلف علاقوں میں بارش سے سینکڑوں دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ سینکڑوں مکانوں کی چھتیں اور دیواریں گر گئیں۔ لاہور میں چھت گرنے سے تین بچے اور جنڈیالہ شیر خان میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔ وزیر آباد سیالکوٹ ریلوے سیکشن بند کر دیا گیا ہے۔ گجرات 'گوجرہ فیصل آباد' جہلم' حافظ آباد' ساہیوال' سرگودھا' میانوالی' شورکوٹ' کوہاٹ پشاور میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہو گیا ہے۔ منگلا اور تربیلا ڈیم مکمل طور پر بھر گئے ہیں۔ جموں طوی میں سیلاب سے 85 گاؤں کا رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ نالہ ڈیک میں طغیانی سے ڈسکہ کے 72 دیہات ڈوبنے کا خطرہ ہے۔ لاہور میں موسلادھار بارش سے شہری زندگی معطل ہو گئی۔ سڑکیں زیر آب آ گئیں۔ کئی علاقوں میں نالوں کا گندہ پانی گھروں کے اندر تک آگیا ہے کل سے ربوہ میں شدید بارش کا سلسلہ جاری ہے آج بھی آسمان ابر آلود ہے۔

○ لاہور بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر حافظ غلام محمد اعوان ایڈووکیٹ کو نامعلوم افراد نے پراسرار طور پر گلا گھونٹ کر قتل کر دیا ہے۔ مقتول کو حکومت نے خصوصی عدالت کا جج نامزد کیا تھا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا تھا۔

○ وفاقی حکومت نے 18۔ اکتوبر سے پورے ملک میں شروع ہونے والی پانچویں مردم شماری کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے ایک لاکھ تیس ہزار سرکاری ملازمین مردم شماری اور خانہ شماری کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ فارم مردم شماری کے 12 اور خانہ شماری کے 15 سوالوں پر مشتمل ہو گا۔ عملے کی تربیت شروع کر دی گئی ہے۔

○ سرگودھا فیصل آباد روڈ پر پل گیارہ کے قریب بس اور فلائنگ کوچ میں خوفناک تصادم سے 40۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور متعدد افراد شدید زخمی ہو گئے۔ کئی زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ لاشوں اور زخمیوں کو دروازے اور کھڑکیاں کاٹ کر باہر نکالا گیا۔ مرنے والے چار افراد کی شناخت نہیں ہو سکی۔ پل گیارہ کے قریب ٹرک کو اوورٹیک کرتے ہوئے مسافروں سے بھری ہوئی بس کوچ سے ٹکرا کر قریبی دوکانوں پر چڑھ گئی۔ کوچ ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا۔ مرنے والوں کے چیتھڑے بکھر گئے۔ درجنوں کی ٹانگیں اور بازو کٹ گئے۔

○ ملتان روڈ پر تیز رفتار نیوخان کمپنی کی بس اور ایک کوسٹر کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں 5 مسافر جاں بحق اور 12 شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

○ واپڈا کا خسارہ کم کرنے کے لئے پہلے مرحلے میں ڈیڑھ لاکھ ملازمین میں سے سات ہزار ملازمین کو فارغ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ جس میں چھوٹے ملازمین سے لے کر اعلیٰ افسران تک شامل ہیں۔ دوسرے مرحلے میں واپڈا کے کرپٹ افسر نکالے جائیں گے۔ بجلی چوروں کے کنکشن کاٹ دیئے جائیں گے۔ 50۔ ہزار سے 10 لاکھ تک جرمانہ ہو گا اور چھ ماہ قید کی سزا ہو گی۔ یہ بات وفاقی وزیر پانی و بجلی راجہ نادر پرویز نے بتائی۔ انہوں نے کہا ہے کہ واپڈا شدید مالی بحران کا شکار ہے۔ بعض علاقوں میں 35 سے 40 فیصد بجلی چوری کی جاتی ہے۔ ابھی نرخوں میں اضافہ نہیں ہو گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو کو تا حکم ثانی گرفتار نہ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ وٹو کو ہراساں نہ کیا جائے۔

○ کراچی میں چار افراد کو فائرنگ اور تشدد سے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ قائد آباد میں سیوریج نالے سے 65 سالہ شخص کی نعش سات ٹکڑوں میں برآمد ہوئی۔ ایک 30 سالہ عورت کو پھانسی دے دی گئی۔ کورنگی میں ڈرائیور کی لاش گاڑی میں پائی گئی۔ جس کے ہاتھ پشت پر بندھے اور گولیوں کے نشان تھے۔

○ پنجاب میں سرکاری محکموں کے غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرنے' ٹیکس چوری کرنے کو روکنے اور سرکاری محکموں میں ملازموں کی تعداد مناسب حد تک کم کرنے کے معاملات کا جائزہ لینے کے لئے اعلیٰ سطح کی تین کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔

○ پنڈی گھیپ میں پانچ بچوں کو ذبح کر دیا گیا ہے پولیس اہلکار تالہ توڑ کر اندر داخل ہوئے تو گردن کٹی نعشیں خون میں لت پت پڑی تھیں۔ بچوں کی عمریں 12 دن سے 9 برس ہیں۔

○ بھارت نے مبصرین کو کنٹرول لائن پر جانے سے روک دیا ہے بھارتی فوج تین طرف سے گھیرے میں آگئی ہے۔ پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے 13 بھارتی فوجی ہلاک 9 بینکر تباہ اور ایک پاکستانی خاتون شہید ہو گئی ہے کارگل سیکٹر میں پاکستان کی 6 چوکیوں پر 30 فوجی تعینات ہیں تو 70 کو کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے بھارت کا دعویٰ مضحکہ خیز ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری کی صدارت میں اعلیٰ سطح کے اجلاس میں صوبہ سندھ میں امن وامان کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف 6 ستمبر کو ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کریں گے۔

○ ملک میں تیار ہونے والی 40 ادویات کو غیر معیاری قرار دے دیا گیا ہے۔ کمپنیوں کے مابین غیر صحت مند مقابلے کی وجہ سے بھی سستی اور غیر معیاری ادویات تیار کی جا رہی ہیں۔ کھانسی کے ایک ہی نام کے شربت مختلف قیمتوں میں دستیاب ہیں۔

○ سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر جھڑپوں میں سات بھارتی فوج ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

○ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے دور میں عدلیہ میں "جیالے" نہیں بلکہ باضمیر اور قابل ججوں کو مقرر کیا تھا اور یہ تقرریاں چیف جسٹس صاحبان کی تحریری منظوری سے کی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ جج کاری کی تحقیقات کے لئے عدالتی کمیشن قائم کیا جائے۔ حکومت نے گولڈن جوبلی منائی جس کی مثال نہیں ملتی اس موقع پر قوم کو انسداد دہشت گردی کے قانون کا تحفہ دیا پرتھوی میزائل کے توڑ کی خوشخبری دینے کی بجائے امریکہ کو خوش کیا۔ نواز شریف کی ناکام خارجہ پالیسی کے باعث ملک عالمی برادری میں تنہا ہو گیا ہے۔ بتایا جائے کہ سرے محل کہاں ہے۔ آئندہ برس اتنی مالیت کا لندن میں گھر خریدوں گی۔

○ محکمہ موسمیات نے ملک کے متعدد علاقوں میں شدید بارشوں کی پیش گوئی کی ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری سے چیف جسٹس آف پاکستان نے ملاقات کر کے بتایا کہ سپریم کورٹ سمیت ہر سطح کی عدالتوں میں لاکھوں کی تعداد میں مقدمات زیر سماعت ہیں۔ اور ججوں پر کام کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ لیکن جس تعداد میں ججوں کی ضرورت ہے وہ میسر نہیں۔ چیف جسٹس نے سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد ضرورت کے مطابق بڑھانے سے متعلق صدر کو آگاہ کیا سپریم کورٹ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ 20۔ اگست کو چھٹی لکھ کر سپریم کورٹ میں ججوں کی چار آسامیاں پر کرنے کے لئے کہا گیا تھا اور پانچ ججوں کے نام بھی دیئے گئے تھے۔ مگر اگلے روز ججوں کی تعداد 16 سے کم کر کے 12 کر دی گئی۔

○ فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے کہا ہے کہ حالات سنگین ہو چکے ہیں۔ عرب سربراہ کانفرنس بلائی جائے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے مسلسل اقدامات سے حالات روز بروز ابتر ہو رہے ہیں۔ لاکھوں فلسطینی بے روزگار ہو چکے ہیں۔ یاسر عرفات نے دو گھنٹے تک مصری صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی ہے۔

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر' گابا بلڈنگ' رائل پارک' لاہور
فون: 636 6931-631 1931

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508